صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 25 جنوری 2021ء بمطابق 11 جمادی الثانی 1442ہجری بعداز دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، فضل شکور خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ○ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَـكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۙ ○ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ○ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰـكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ۔

(ترجمہ): اور مدیَن کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا اُس نے کہا "اے میری قوم کے لوگو، اللہ کی بندگی کرو اور روزِ آخر کے امیدوار رہو اور زمین میں مفسد بن کر زیادتیاں نہ کرتے پھرو"۔ مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا آخر کار ایک سخت زلزلے نے انہیں آلیا اور وہ اپنے گھروں میں پڑے کے پڑے رہ گئے۔ اور عاد و ثمود کو ہم نے ہلاک کیا، تم وہ مقامات دیکھ چکے ہو جہاں وہ رہتے تھے اُن کے اعمال کو شیطان نے اُن کے لیے خوشنما بنادیا اور انہیں راہِ راست سے برگشتہ کر دیا حالانکہ وہ ہوش گوش رکھتے تھے۔ اور قارون و فرعون و ہامان کو ہم نے ہلاک کیا موسیٰؑ اُن کے پاس بیّنات لے کر آیا مگر انہوں نے زمین میں اپنی بڑائی کا زعم کیا حالانکہ وہ سبقت لے جانے والے نہ تھے۔ آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھسا دیا، اور کسی کو غرق کر دیا اللہ اُن پر ظلم کرنے والا نہ تھا، مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ وآخِرُ الدَّعوٰانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب چیئرمین پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر میں دو، مشتاق احمد غنی صاحب جو ہمارے سپیکر ہیں، ان کی ساس وفات پا گئی ہے اور اسی طرح سابق چیف منسٹر امیر حیدر خان ہوتی کے سسر وفات پا گئے ہیں اور باقی جو بھی ان دنوں میں، ہم موجود نہیں تھے، جو بھی اس دنیا سے چلا گیا ہم نے بھی ان کے پیچھے جانا ہے، تو ان کے لئے اگر دعائے مغفرت کی جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب مسند نشین: عنایت خان! دعا کریں۔ اسمبلی میں بھی دو سٹاف ممبرز میں سے، ان کے لواحقین میں کوئی فوت ہوئے ہیں تو ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب عنایت اللہ: جمشید خان مہمند کی پھوپھی فوت ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کی ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب مسند نشین: جی 'کوئسچنز آور'۔۔۔۔۔

محترمہ مدیحہ نثار: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی مدیحہ بی بی۔ مائیک آن کیجیئے گا۔

رسمی کارروائی

محترمہ مدیحہ نثار: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں ایک بہت اہم مسئلے کی طرف اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتی ہوں جو کہ ایک یتیم خانے کے بارے میں ہے۔ پشاور کا ایک قدیم اور تاریخی یتیم خانہ ہے جو کہ دارالاطفال کے نام سے مشہور ہے۔ سپیکر صاحب، اگر میں اس کی بات کروں تو کہنے کو تو وہ یتیم خانہ ہے لیکن وہ بچوں کے لئے ٹارچر سیل چائلڈ لیبر اور ہر طرح کی برائی کا ایک گڑھ ہے۔ Child Abuse، سپیکر صاحب، یہاں پہ اس کو چلانی والی ایک عورت، یاسمین نامی عورت اس کو تیرہ سال سے چلا رہی ہے اور اس کے خاندان کے سارے بندے، اس کی لے پالک بیٹی، اس کی بہن، اس کے بھائی، اس کے ماموں زاد، اس کی بھتیجیاں وہ سارے اس یتیم خانے کی Beneficiaries ہیں، اس کے گھر کا کچن اس یتیم خانے کے فنڈ سے اور اس یتیم خانے کے بچوں سے اور ان کی خوراک کی حصے سے چلتا ہے۔ سپیکر صاحب، اس کے علاوہ اس کے گھر کی لانڈری بلکہ گھر کی میں نہیں کہوں گی، اس کے خاندان کی لانڈری جو ہے وہ بھی اس یتیم خانے کی لانڈری سے اور یہاں کے بچے جو ہیں اس کے گھر جا کر اس کا واش روم صاف کرتے ہیں، اس

کے کپڑے دھوتے ہیں اور باقی اس کے گھر کے کام کرتے ہیں۔یہاں پر بچوں سے غیر انسانی سلوک روا رکھا جاتا ہے، ان کو بات بات پر جانوروں کی طرح بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ سپیکر صاحب، یہاں پر بچوں کا جسمانی اور جنسی استحصال ہو رہا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی منسٹر صاحب اس پہ Respond کریں، میں چاہتی ہوں کہ اس پہ ایک انکوائری کمیٹی۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی۔

<u>محترمہ مدیحہ نثار</u>: سپیکر صاحب! مجھے دو منٹ دیجیئے کہ میں اپنی بات کمپلیٹ کر لوں۔یہاں پر ٹھٹھرتی سردی میں بچوں کے پاس جوتے اور جرابیں نہیں ہیں، ڈونرز جو بھی چیزیں لے کر آتے ہیں وہ یا تو بیچ دی جاتی ہیں یا وہ فوٹو شوٹ کے بعد چھپا دی جاتی ہیں، ان بچوں کے پاس نہیں ہوتا، کھانے کو بھی نہیں ہوتا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بی بی منسٹر صاحب! سے Reply لے لیتے ہیں اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں پلیز جی۔ جی ایک منسٹر صاحب جواب دے دیں اس کے بعد۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب مسند نشین</u>: چلو آپ بات کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، مدیحہ صاحبہ نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، یہ ہم سب کے لئے ایک بہت زیادہ، پچھلے بہت سے دنوں، بہت سے سالوں سے یہ ہے اور یہ نہیں کہ میں کسی گورنمنٹ کو Blame کروں گی، یہ Throughout جب کسی پہ چیک اینڈ بیلنس نہیں ہوتا تو یہ جو مدرسے ہوتے ہیں یا جو، مدرسے کی بات میں نہیں کرتی ہوں میں بات کرتی ہوں یہ جو، جس میں کہ لڑکیوں کو دارالامان میں بھیجا جاتا ہے یا بچوں کو جہاں پر بھیجا جاتا ہے پناہ گاہوں کے لئے، جناب سپیکر صاحب! وہاں پر جو دارالامان ہیں جناب سپیکر صاحب، اگر آپ دیکھیں تو پورے کے پی میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ ان سے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم! یہ گورنمنٹ کا Response لیتے ہیں پھر ان شاء اللہ اگر کوئی بات ہوئی۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جنسی ان کو مجبور کیا جاتا ہے اور۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم! آپ گورنمنٹ کا Response لے لیں، اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو پھر آپ بات کریں، بے غم رہیں جی۔ جی گورنمنٹ۔۔۔۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو مدیحہ ایم پی اے صاحبہ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے یقیناً بہت میرے خیال میں اکیلے ایک اس دارالامان کی نہیں جتنے بھی دارالامان ہیں، ان سب کی انکوائری ہونی چاہیئے کیونکہ یہ ایک بہت Sensitive issue ہے۔ اکثر اس طرح ہوتا ہے کہ ہمارے علم میں آتا ہے لیکن ہم لوگ ان باتوں کو چھپاتے ہیں اور اس کا ریزلٹ یہ نکلتا ہے کہ پھر وہ Embarrassment ہو جاتی ہے۔ تو میرے خیال میں اگر اس پر ایک انکوائری کمیٹی بن جاتی ہے جس میں اپوزیشن کے بھی کچھ لوگ ہوں اور اس میں گورنمنٹ کے بھی ہوں اور اس میں منسٹر صاحب جو سوشل ویلفیئر کا ہے اس کی سربراہی میں بن جائے تو یہ بس ٹھیک ہے، بن جائے اور اس کی انکوائری کریں اس کی بھی کریں اور باقی جتنے بھی دارالامان ہیں اس کی بھی کریں۔

محترمہ مدیحہ نثار: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی مدیحہ بی بی۔

محترمہ مدیحہ نثار: جی بہت شکریہ سپیکر صاحب، ہم ریاست مدینہ کا Motto لے کر آئے ہیں ادھر، یہ بچے ہمارے بچے ہیں اور یہ سٹیٹ کے بچے ہیں اور نبی پاک ﷺ نے کہا تھا کہ جو یتیم بچے ہیں تو ان بچوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ تم سے کوئی پوچھے کہ تمہارا باپ کون ہے، تم کہنا کہ محمد ﷺ ہے تو ہم تو اس نبی ﷺ کے پیروکار ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ ہم اس پہ ایک انکوائری کمیٹی بنائیں اور اس طرح کے جو عمل کر رہے ہیں، ان کو ایک نشان عبرت بنایا جائے تاکہ یہ ہمارے بچے محفوظ ہو سکیں۔

جناب مسند نشین: ایک تو میڈم! اس میں آپ Proper ایک کال اٹینشن لے آئیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ گورنمنٹ کی طرف، یہ منسٹری کون ڈیل کرتا ہے؟ یہ جو سوشل ویلفیئر ہے۔ تو ایک تو یہاں سے انسٹرکشنز دی جاتی ہیں کہ ایک کمیٹی بنائیں، اس میں مدیحہ بی بی کو بھی لیں، اپوزیشن سے بھی کوئی جو حصہ بننا چاہتے ہوں ان کو بھی لے لیں، منسٹر صاحب بھی ہوں، سیکرٹری صاحب بھی ہوں یہ ڈائریکشنز ہیں جی اور یہ کمیٹی بنائیں اور Within one week اس کی رپورٹ اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: یہ 'کونسیجنز آور' لے لیتے ہیں-----

(مداخلت)

جناب مسند نشین: جی میڈم تھوڑا، جلدی ختم ہو جائے گا۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 9003، خوشدل خان، Deferred، کیونکہ انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ اس کا Question defer ہو جائے۔

(اس مرحلہ پر سوال نمبر 9003 ڈیفر کر دیا گیا)

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 9126، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اس سوال کا مقصد میرا یہ تھا کہ پورے صوبے میں جتنے بھی ہاسپٹلز ہیں، چونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہے تو جواب اگر امجد صاحب دیں گے تو ان کو میرے خیال میں اتنی وہ تفصیلات معلوم نہیں ہوں گی کیونکہ پورے صوبے میں یہ لسٹ آپ دیکھ لیں جو جواب آیا ہوا ہے ہیلتھ سے، پورے صوبے میں واڑی کیٹگری ڈی ہاسپٹل ٹاپ پر ہے اوپی ڈی کے لحاظ سے، 2015 سے لے کر اسی سال تک لاکھوں اوپی ڈی اس کی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کوئسچن کریں جی کوئسچن کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: لیکن یہ جواب یہ اس لئے نہیں دے سکتے کہ اس کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ تھا اور منسٹر صاحب موجود نہیں ہے تو آپ مہربانی کر کے یہ ڈیفر کر دیں اگر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ڈیفر کر دیں آپ کہتے ہیں، چلیں ڈیفر ہو گیا جی اب۔

(اس مرحلہ پر سوال نمبر 9126 ڈیفر کر دیا گیا)

جناب مسند نشین: صحت والے سارے جو ہیں ان کو ڈیفر کر دیتے ہیں جو بھی ہیلتھ سے Related Questions ہیں، ان سب کو ڈیفر کر دیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات ڈیفر کر دیئے گئے)

جناب مسند نشین: میر کلام خان کو کوئسچن نمبر 9058، کھیل و سیاحت۔

* 9058 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر کھیل و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) جنگ زدہ شمالی وزیرستان میں شوال اور رزمک دو سیاحتی مقامات ہیں، ان کی ترقی کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر ہاؤسنگ نے پڑھا): (الف) محکمہ سیاحت خیبر پختونخوا نے شمالی وزیرستان ضلع کے سیاحتی مقامات کی ترقی کے لئے (Accelerated Implementation

(Programme) میں 105 ملین کی رقم مختص کی ہے۔ اے آئی پی پراجیکٹس پہلے ہی پی ڈی ڈبلیو پی کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں جہاں مجاز فورم (پی ڈی ڈبلیو پی) سے اس کی منظوری لی جائے گی۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب چیئر مین صاحب، میرا کوئسچن تو کھیل و سیاحت کے حوالے سے ہے لیکن میرے خیال میں یا میرے علم کے مطابق شاید مجھے پتہ نہ ہو کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا آج کے دن تک میرے خیال میں منسٹر ہے ہی نہیں یا کوئی ایڈوائزر بھی نہیں ہے۔ تو پہلی ریکویسٹ چیئر مین صاحب، میری یہ ہوگی کہ اتنے سارے بندے ہیں یہاں پہ، وہ بھی اکثر اس کے لئے یہ ایڈوائزری کے لئے یا منسٹری کے لئے بھاگ دوڑ لگائی ہے اگر آپ مہربانی کریں کہ ایک بندے کو مقرر کر لیں کہ ہمیں جواب بھی دیں اور یہاں پر ہم سے کوئسچن بھی کریں۔ دوسری بات یہ ہے چیئر مین صاحب میں کوئسچن پہ آتا ہوں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی۔

جناب میر کلام خان: کہ کوئسچن میں جو جواب مجھے دیا گیا ہے آپ بھی دیکھ سکتے ہیں لیکن ہم جب یہاں پر بات کرتے ہیں تو اکثر ہمارے منسٹرز، ہمارے بزرگ لوگ ہیں، وہ ناراض ہوتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ روایتی جواب دیا ہے۔ جناب سپیکر، اس کوئسچن میں جو جواب دیا گیا ہے، اس میں بالکل ایسی کوئی بات لکھی ہی نہیں ہے کہ ہم اس کو کہیں کہ یہ کسی کوئسچن کا جواب دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں بالکل صرف تین لکیر لکھے ہیں کہ ہم نے وہ کر دیا ہے۔ تو جناب سپیکر، اگر Kindly ایسا کر لیں کہ شمالی وزیرستان یا جنوبی وزیرستان کے ہمارے جتنے بھی Tourists spots ہیں اور سپورٹس کے حوالے سے جس علاقے، اگر اس کو مدنظر رکھ کر اس اے آئی پی پروگرام میں اس کو شامل کیا جائے تو انتہائی مہربانی ہوگی۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

جناب مسند نشین: سپلیمنٹری، جی حمیرا خاتون صاحبہ کا۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی سپیکر صاحب، میرا سپلیمنٹری اس میں یہی ہے کہ میں دیر بالا کے حوالے سے بھی، کمراٹ کے علاقے کے حوالے سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا آیا گورنمنٹ کا ان کے ہاں کوئی کھیلوں یا ثقافت کا آنے والے وقت میں کوئی پروگرام ہے اس لئے کہ ان کے روڈز کا تو میرے خیال میں کوئی ان کے پروگرام میں ہے نہیں۔

جناب مسند نشین: کون جواب دے گا گورنمنٹ کی طرف سے؟

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): جناب سپیکر صاحب، مجھے تو اس کے کوئی جوابات نہیں ملے لیکن بہر حال ایم پی اے صاحب نے کو نسچن کیا ہوا ہے تو اس میں تو جواب کلیئر دیا ہوا ہے کہ اے آئی پی میں اس کے لئے 105 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہ جو اگلی پی ڈی ڈبلیو پی آئے گی، اس میں اس کی منظوری دی جائے گی۔ تو میرے خیال میں، سپیکر صاحب! توجہ چاہتا ہوں اگر ڈیپارٹمنٹ اور میر کلام صاحب دونوں بیٹھ جائیں تو میرے خیال میں اس میں ان کے ساتھ ہوم ڈیپارٹمنٹ والے آئے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ایک مشاورت سے ایک چیز طے کر لیں کیونکہ اے آئی پی میں اس کے لئے پیسے رکھے ہوئے ہیں۔ جو میڈم کا سوال ہے کمراٹ کے لئے تو اس کے بارے میں تو میرے خیال میں اگر وہ بھی ڈیپارٹمنٹ کے Concerned جو لوگ ہیں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں تو میرے خیال میں کمراٹ کے لئے جو روڈ کا مسئلہ ہے یا جو بھی ہے تو وہ ان کے ساتھ کر سکتے ہیں، بات کر سکتے ہیں اس کے لئے۔

جناب مسند نشین: جی میر کلام خان! صحیح ہے آپ مطمئن ہیں جی؟

جناب میر کلام خان: تھینک یو جی۔

جناب مسند نشین: اوکے جی۔ میڈم! آپ فریش کو نسچن لائیں کیونکہ یہ Out of context ہے نا تو اس وجہ سے۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: جی جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: دیکھیں اس پہ تو کافی دفعہ سپیکر صاحب نے رولنگ بھی دی ہے کہ کم از کم جو کو نسچن آ رہا ہو اس Concerned department کا سیکرٹری یا آپ کے محکمے کا کوئی ذمہ دار فرد تو موجود ہو یہ کمراٹ تو آپ کے صوبے کے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: اس طرح ہے کہ یہ تو آپ کو سیکرٹری صاحب تو جواب نہیں دیں گے منسٹر ہی دیں گے لیکن آپ کا کو نسچن جو ہے نا دوسرا وہ سپلیمنٹری نہیں بنتا Kindly آپ Next اگلی دفعہ فریش کو نسچن لے آئیں، وہ آپ کا ہم Entertain کریں گے کو نسچن جی۔ Question No. 9262, Janab Aurangzeb Khan, Sardar Aurangzeb Khan, (Not present) Lapsed. Question No. 9166, Janab Ranjit Singh Sahib!

* 9166 _ جناب رنجیت سنگھ: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں میں صوبے میں اقلیتوں کے لئے بیرونی امداد سے کوئی منصوبہ شروع کیا گیا ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر ہاؤسنگ نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں اقلیتوں کے لئے بیرونی امداد سے کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا ہے۔ تمام بیرونی امداد کے منصوبے غیر جانبدار ہوتے ہیں اور معاشرے کے تمام حلقوں کے متعلق ہوتے ہیں۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر، بالکل میرا کوسچن تھا لیکن مجھے یہ نہیں پتہ کہ یہاں پہ کونسے منسٹر صاحب ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کے تو انہوں نے جو مجھے جواب دیا، میں اس سے بالکل مطمئن ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں نے اس میں کہا تھا کہ بیرونی امداد سے کوئی منصوبہ شروع کیا گیا ہے بینارٹیز کے لئے تو وہ نہیں کیا گیا اور ساتھ ہی میں نے کہا ہے کہ اس کی وجوہات بیان کی جائیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ غیر جانبدار ہوتے ہیں اور معاشرے کے تمام حلقوں کے متعلق ہوتے ہیں۔ بالکل ہم آپ کے اس جواب سے مکمل مطمئن ہیں لیکن ساتھ ہی میرا کوسچن کرنے کا جو اصل مقصد تھا وہ یہ تھا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا میں آج تک ہم جہاں تک میری معلومات ہیں اس میں کہ آج تک کوئی ایسا پراجیکٹ جو فارن فنڈنگ سے یہاں شروع ہوا ہو تو وہ آج تک نہیں ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے بھی بتادیا کیونکہ اے ڈی پی میں جو بینارٹیز کے لئے آج تک پیسے رکھے جاتے ہیں آپ اس کو اگر دیکھیں تو اس میں صرف-----

جناب مسند نشین: چلیں جی اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر Next Question, next Question-----

جناب رنجیت سنگھ: میں اس کی تفصیل میں نہیں جارہا میری اس میں بھی تھوڑی سی ہے-----

جناب مسند نشین: اسی لئے میں کہہ رہا ہوں 'کوسچنز آور' ہے آپ بعد میں بات کرلیں اس پہ۔

جناب رنجیت سنگھ: میں نیا کوسچن کرہی نہیں رہا میں اسی کے اندر ہی بات کررہا ہوں۔

جناب مسند نشین: آپ کہہ رہے ہیں مطمئن ہیں تو میں نے اس لئے آپ سے ریکویسٹ کی-----

جناب رنجیت سنگھ: سر! اگر آپ مجھے ایک منٹ دے دیں تو اس میں-----

جناب مسند نشین: چلیں ذرا جلدی جلدی کرلیں۔

جناب رنجیت سنگھ: اچھا تو میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ یہاں پر ہمارے اقلیتوں کے لئے جو ہمیں اے ڈی پی کے اندر جو پیسے دیئے جاتے ہیں تو اس میں صرف کئی سالوں سے ایک چیز چلتی ہے کہ آپ شمشان گھاٹ بنا

لیں، سکالر شپس دے دیں، میڈیکل گرانٹس دے دیں اور بیوہ کو فنڈ دے دیں، مندر گوردوارے، چرچز اور یہ چیزیں تعمیرات کر دی جاتی ہیں، وہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے اور یہ بھی اس گورنمنٹ کی مہربانی ہے جو ہمارے لئے اتنا اچھا سوچتے ہیں لیکن میں ڈیپارٹمنٹ سے ایک ریکویسٹ ضرور کروں گا کہ پی اینڈ ڈی کو آپ کی طرف سے یہاں سے ڈائریکشنز دی جائیں کہ وہ ہماری ینارٹیز کے لئے بھی فارن فنڈنگ سے کوئی میگا پراجیکٹ لے کر آئیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں ساتھ لیں، ہمیں بٹھائیں، ہم انہیں تجاویز دیں گے کہ یہاں پہ اس وقت خیبر پختونخوا میں آج تک اس قسم کا کوئی میگا پراجیکٹ ینارٹیز کے لئے نہیں شروع کیا گیا تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں آپ سے یہ کہ ان کو انسٹرکشنز دی جائیں کہ وہ ہمیں ساتھ لے کے ہماری تجاویز کو بھی مدنظر رکھیں اور ینارٹیز کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ جو ہے وہ لایا جائے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔ امجد علی خان! آپ Respond کر دیں اس کو، آپ Respond کر دیں اس کو۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر، ٹھیک ہے جس طرح انہوں نے کوئسچن کیا جواب تو ڈیپارٹمنٹ نے ان کو دیا ہے اور ایم پی اے صاحب مطمئن بھی ہے اگر یہ مزید مشاورت کے لئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں، ان کے ساتھ مشاورت کریں اور جو ان کی Suggestion ہے تو وہ ان شاء اللہ وہ کریں گے اس کو۔ ٹھیک ہے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔ Question No. 9310, Bilawal Afridi, (Not present) Lapsed. Question No. 9242, Sobia Shahid Sahiba. (Not present) Lapsed. Question No. 9304, Babak Sahib, Babak Sahib----

(Interruption)

جناب مسند نشین: اچھا یہ بھی ہیلتھ سے آیا ہے یہ ڈیفر کر دیا ہے ہم نے جی۔ کوئسچن نمبر 9295، محترمہ نگہت بی بی!

* 9295 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز 1، فیز 2 اور فیز 6 میں ایف سی پلاٹونز تعینات ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فیزوں کے راستوں سے شاہ کس بازار ملحقہ حیات آباد سے چرس، آئس اور دیگر منشیات کی سپلائی کی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ایف سی پلاٹونز نے جنوری 2020 سے تاحال کتنے سمگلروں کو گرفتار کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا):</u> بحوالہ مذکورہ سوال معروض ہوں کہ:

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حیات آباد میں ایف سی پلاٹونز تعینات ہیں۔

(ب) ہاں کبھی کبھار ہوتی ہے۔

(ج) مذکورہ ایف سی پلاٹونز نے جنوری 2020 سے ذیل کسان کو بمعہ منشیات پکڑ کر جن کی تفصیل ذیل ہے:

1۔ وسیم سجاد سے ایک بوتل شراب برآمد کر کے تھانہ تاتارا کے حوالہ کیا۔

2۔ سلمان سے 40 گرام چرس برآمد کر کے تھانہ تاتارا کے حوالہ کیا۔

3۔ محمد یوسف سے 115 گرام چرس اور 25 گرام آئس برآمد کر کے تھانہ تاتارا کے حوالہ کیا۔

4۔ اعزاز ولی سے 30 گرام چرس برآمد کر کے تھانہ تاتارا کے حوالہ کیا۔

5۔ محمد طیب سے 35 گرام چرس برآمد کر کے تھانہ تاتارا کے حوالہ کیا۔

6۔ عارف سے 10 گرام آئس برآمد کر کے تھانہ تاتارا کے حوالہ کیا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، سوال یہاں پہ جو میرا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ جواب میں نے جو لکھا ہے تو اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ حیات آباد فیز 1، فیز 2 اور فیز 6 میں ایف سی کی پلاٹونز تعینات ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جی ہیں۔ پھر آگے یہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ہے کہ شاہ کس کے راستے سے منشیات یہاں پہ آتی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں کبھی کبھی آتی ہیں۔ پھر آگے میں نے جب پوچھا ہے کہ کتنے سمگلرز پکڑے کتنے ہوئے تو چونکہ کوسچن میرے پاس اس وقت اس کی ڈیٹیل شاید میرے پاس نہیں ہے لیکن بہر حال یہ نا مجھے ابھی تک یاد ہے کیونکہ میں سٹڈی کر رہی تھی تو چھ لوگوں کا لکھا تھا کہ فلاناں بندے سے 6 گرام، 60 گرام وصول ہوئی ہے، ایک بندے سے 110 گرام وصول ہوئی ہے مطلب پکڑی گئی ہے ایک بندے سے جو ہے تو وہ 100 گرام۔ جناب سپیکر صاحب! آپ اسی وقت میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں اور میں آپ کو لے جا کر شاہ کس سے یعنی جو ہمارا Barrier ہے اس کے اس طرف میں آپ کو لے جا کر دکھاتی ہوں باقاعدہ طور پہ چرس وہاں پہ Available ہے، باقاعدہ طور پہ ہیروئن وہاں پہ Available ہے، باقاعدہ طور پہ ہیروئن وہاں پہ Available ہے، وہاں پہ جو ہیں تو یہ

شراب کی بوتلیں Available ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اس جگہ کو میں نے خود وزٹ کیا ہوا ہے اور چپکے سے وزٹ کیا ہوا ہے۔ تو یہ کہنا کہ کبھی کبھار آتی ہے، کبھی کبھار ہوتی ہے تو کبھی کبھار کیا توبہ نعوذ باللہ توبہ نعوذ باللہ میں مسلمان ہوں، کیا حضرت عزرائیل علیہ السلام اوپر سے پھینک دیتے ہیں جو یہ پھر ہزاروں کے ٹن اور ہزاروں کے اس سے پکڑتے ہیں، وہ کہاں سے آتی ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! آپ ریل کی پٹڑیوں پہ جائیں اس کے نیچے دیکھیں کہ کتنے لوگ جو ہیں تو وہ ہیروئن اور چرس اور یہ تمام منشیات کر رہے ہوتے ہیں، کتنے لوگ جو ہیں وہ آئس کا نشہ کر رہے ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی میں آپ جائیں یونیورسٹیوں میں میں نے پہلے بھی بات کی تھی لیکن میرا خیال ہے کہ یہ گورنمنٹ جو ہے تو یہ گورنمنٹ کسی طور پہ بھی اس بات پہ سنجیدہ نہیں ہے، میں نے کمیٹی کا کہا تھا کہ یونیورسٹی کے ہر ہاسٹل میں ہر بچی اور ہر بچہ جو ہے Majority of them وہ آئس کا نشہ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ آئس کہاں سے آتی ہے، ان کو کون Provide کرتا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے تو، اب جو میں پولیس کے حوالے سے اور میں جوان لوگوں کے حوالے سے بات کرتی تھی کہ میری پولیس نے شہداء دیئے، میری پولیس نے اب ایک اور بھی کوسچن تھا کہ شہداء کے گھر والوں کو پیکج نہیں ملا جو کہ آپ نے ابھی ڈیفر کیا ہے میرا خیال ہے کہ بلاول آفریدی کا تھا کہ پولیس کے شہداء کو پیکج بھی نہیں ملا لیکن میں اپنے سوال کی طرف آتی ہوں جناب سپیکر صاحب کہ میرے ساتھ ابھی جو منسٹر مجھے اس کا Answer دے گا، وہ میرے ساتھ ابھی گاڑی میں بیٹھے گا اور وہ میرے ساتھ شاہ کس کے اس پار جائے گا اور میرے ساتھ وزٹ کرے گا اور میں ان کو بتاتی ہوں کہ منوں کے حساب سے ٹنوں کے حساب سے چرس، آئس، ہیروئن، شراب کی بوتلیں ہر وہ نشہ اس جگہ پہ ملتا ہے، تو یہ جو کوسچن ہے، اس میں جو پولیس نے مطلب میرے ساتھ نہیں اس پورے ہاؤس کے ساتھ مذاق کیا ہے جناب سپیکر صاحب، میں اس سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی کون Respond کرے گا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اور میں جو ہے اس پہ ووٹنگ بھی کرالوں گی میں یا تو آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں ورنہ اس پہ ووٹنگ کروائیں۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی یہ سپلیمنٹری کرلیں پھر آپ کی بات۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی آپ لیں سپلیمنٹری اس بات پہ جو بھی منسٹر مجھے جواب دینا چاہے تو وہ اس بات پہ دے گا کہ وہ میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھے گا اور جائے گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: پلیز آپ ذرا Wait کریں، دے دیں گے آپ کو گورنمنٹ کی طرف سے Response ملے گا۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زما سپلیمنټری صرف دا دے چې دوئ خو دا د سمګلنګ خبره اوکړه خو په فیز سیون کښې جی زه وایمه چې د مازیګر نه وروستو چې کوم ځائې خالی دے هلته کښې ټول چرسیان ، افیمیان او دا افیموں والا او آئس والا ناست وی او ثابته شپه لکه هلته کښې د خلقو هغه ژوند تیرول چې دی هغه ډیر ګران شوی دی، ښار ناپرسان د حیات آباد نه روغ شوے دے ، نه څوک شته نه د صفائی شته او نه د دغې څیز د روک تهام شته، ټول هیرونیان هلته کښې د هر کور مخې ته لګیا وی هورونه بلوی، هیروئن څکښنی نو حکومت له پکار ده چې راویخ شی او د دغې څیز مخ نیوې اوکړی جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی میر کلام خان! سپلیمنٹری کوئسچن۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: تھینک یو جناب چیئرمین صاحب۔ میری بھی اس کوئسچن کے حوالے سے جو میڈم نے لایا ہے، اس حوالے سے سپلیمنٹری یہ ہے کہ اس نے تو صرف حیات آباد یا شاہ کس کی بات کی ہے۔ جناب سپیکر! جو بھی منسٹر اس پہ Response دے گا میری ریکویسٹ ہو گی کہ ہم نے اس بات کو سنجیدہ لینا ہو گا۔ پورے قبائلی علاقے میں اور خیبر پختونخوا کی بہت ساری ایسی جگہیں ہیں کہ وہاں پر آئس، چرس، شراب یہ چیزیں بالکل عام ہو گئی ہیں۔ تو سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ ----

<u>جناب مسند نشین</u>: جی یہ بہت اہم ایشو ہے پلیز جی۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: کہ اگر اس کے حوالے سے اکبر ایوب صاحب میرے خیال میں جواب دیں گے کہ اس کے حوالے سے حکومت ایک ایسا اقدام اٹھائے کہ پورے کے پورے علاقے کا ایک حل نکالیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے جی آپ گورنمنٹ کا Response لے لیں جی۔ (مداخلت) نہیں کریں گے جی آپ پلیز ان کو موقع دے دیں۔ جی اکبر ایوب خان!

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات): جی شکریہ جناب چیئر مین۔ جناب چیئر مین! میڈم نے جو سوال اٹھایا بالکل جائز سوال ہے اور بلکہ ہمارے اپنے ابھی ایک دو ہماری ایم پی ایز نے آ کے مجھے یہی کہا ہے جی کہ یہ ایشو یہ شاہ کس والا جو ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی جی پلیز۔

وزیر بلدیات: جی سر، یہ باقاعدہ ایک Chronic قسم کا ایشو ہے کہ وہاں سے منشیات وغیرہ آتی ہیں۔ جناب سپیکر، یہ جو جواب دیا گیا ہے بالکل انہوں نے لکھا ہے کوئی پانچ چھ کیسز لکھے ہیں کہ ایف سی نے یہ یہ مختلف قسم کی منشیات برآمد کی ہیں اور پولیس کے حوالے کی ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ایف سی کا کام نہیں ہے، ایف سی کی Most probably وہاں ان کی چیک پوسٹ ہے، Snap checking کرتے ہیں اس میں کچھ برآمد ہو جائے تو پولیس کے حوالے کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں ان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں آج ہی سی سی پی او صاحب سے بھی بات ہم کریں گے جناب سپیکر، اور جو متعلقہ تھانہ ہے اس کا ہم مکمل ادھر کوئی انتظام کراتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کیونکہ منشیات کا مسئلہ ہے ہمارا جو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ہے، ابھی اس وقت ان کے پاس منشیات کا بھی ڈیپارٹمنٹ وہ ہمارے صوبے کے لیول پہ چلا رہے ہیں، ان کو بھی کہتے ہیں کہ اس جگہ پہ اپنی ایک Post create کریں اور اس معاملے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! یہ وہاں پہ باقاعدہ طور پہ موجود ہے، وہاں پہ باقاعدہ ناکہ لگا ہوا ہے اور وہاں پہ پولیس اہلکار بھی موجود ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں پہلے بھی میں نے اس بات کو اٹھایا تھا کہ آئس کیسے بنتی ہے اور اس پہ شوکت یوسفزئی نے اور سپیکر صاحب نے میرے ساتھ اس بات کا اعادہ کیا تھا جیسے Child abuse پہ اعادہ کیا تھا اور وہ کمیٹی بن گئی۔ جناب سپیکر صاحب، اس پہ ایک باقاعدہ میں اس کو کمیٹی کے بالکل نہیں حوالے کرنا چاہتی ہوں، وہاں پہ بھی یہی ہو گا چار پانچ نام آ جائیں گے یہ جو جلائی جاتی ہیں منوں کے ٹنوں کے حساب سے، یہ کہاں سے آتی ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، جو پولیس والے اپنی کارکردگی بتاتے ہیں، اسلحہ وہاں سے لے کر آتے ہیں، اسلحہ بتاتے ہیں کہ ہم نے اتنا اسلحہ پکڑ لیا ہے، ہم نے ٹنوں کے حساب سے چرس پکڑ لی ہے، ہم نے ٹنوں کے حساب سے آئس پکڑ لی ہے، ہم نے ٹنوں کے حساب سے ہیروئن پکڑ لی ہے۔ ہم نے منشیات کو قابو کرنا ہے جناب سپیکر صاحب، اس سے میری Young generation جو ہے آپ یہاں پہ یہ بی آر ٹی کے پلوں کے نیچے جائیں، آپ Railway track کے نیچے جائیں، آپ حیات آباد میں Track کے نیچے جائیں آپ کو پتہ چل جائے

گا کہ کتنے چھوٹے چھوٹے بچے جو ماں باپ سے گھر سے پیسے لے کر آتے ہیں اور وہ اس سے منشیات لے کر اور اس سے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ابھی آپ کیا چاہتی ہیں کہ یہاں کیا ہو؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں چاہتی ہوں، اس پہ کمیٹی بنے اور کمیٹی میں بے شک میں نہ ہوں، میں نہ ہوں ضروری نہیں ہے لیکن ایسے لوگ ہوں جو اس کو Proper طور پہ مطلب Thrash out کریں جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: گورنمنٹ ذرا Respond کرے اس بات پہ پلیز۔

وزیر بلدیات: جناب چیئرمین! اگر میڈم چاہتی ہیں کہ اس کو ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز کی کمیٹی کے حوالے کریں تو بے شک آپ بھیج دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب مسند نشین: بس یہی میڈم وہاں پہ آپ ان کے لئے پھر کمیٹی بھی بنالیں جا کے اس چیز کو اور یہ بہت واقعی Genuine issue ہے۔

وزیر بلدیات: بالکل ٹھیک ہے جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس کے اوپر اگر۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کیونکہ یہ خاص طور پر یونیورسٹیز میں، یہ کالجز میں جو میڈم کہہ رہی ہیں یہ تو بہت زیادہ ہے۔

وزیر بلدیات: بالکل ادھر Threadbare discussion ہونی چاہیئے جناب سپیکر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل اس میں دو ایشوز ہیں، ایک لیویز کا ایشو ہے اور ایک پولیس کا ایشو ہے۔ سر، آج آٹھ مہینے ہو گئے ہیں ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز کی میٹنگ کمیٹی کو گئے ہوئے لیویز کا جو ہے جس میں میں موؤر ہوں، میں نے سپیکر صاحب سے بات کروائی، ہم نے نذیر عباسی صاحب کو اٹھارہ سو کالیں کیں، انہوں نے کمیٹی کی میٹنگ نہیں بلائی۔ اس لئے میں چاہتی ہوں، اس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے، یہ کمیٹی کے حوالے نہیں کرنا چاہتی ہوں میں۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: لائیں پریویلج لائیں، پریویلج لائیں اس کے خلاف۔ جی عنایت خان کا مائیک کھولیں جی۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیے یہ جو بات ہے، یہ بڑی Important ہے اور سچی بات یہ ہے کہ سمگلنگ اور نارکاٹیکس، اس کے لئے حیات آباد مشہور ہے اور حیات آباد میں، یعنی میں تو یہ نہیں کہتا کہ اس وقت جو

ایس ایچ او ہے یا ڈی پی او ہے یا ایس پی ہے، وہ بھی اس میں ملوث ہیں لیکن حیات آباد کے اندر جو ایس ایچ او اور ڈی پی او، اس سائیڈ پر جو ایس پی رہتا ہے نا وہ بعد میں اس کے جو اثاثے نکلتے ہیں وہ بہت زیادہ ہوتے ہیں تو سچی بات یہ ہے کہ اس کو Seriously لیا جائے اور یہ منشیات وغیرہ اور سمگلنگ آتی بھی اسی طرف سے ہیں۔ یہ کسی زمانے میں تو ہمارے پاس یہ Excuse موجود تھا کہ بھائی ٹرائبل ایریاز ہیں اور ٹرائبل ایریاز تک ہمارا Access نہیں ہے، ہماری رسائی نہیں ہے، وہ Excuse اس زمانے کے اندر موجود تھی لیکن ظاہر ہے اب تو Tribal area merge ہو چکا ہے، اب تو وہاں ایڈ منسٹریشن کی Reach ہے۔ اس لئے میڈم کی یہ بات درست ہے کہ آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی آن ٹرائبل آفیئرز میں کریں گے تو وہ گم ہو جائے گی۔ اس لئے ایک سلیکٹ کمیٹی اس کے لئے بنا دیں، کوئی سلیکٹ کمیٹی بنا دیں اس پہ سارے جو ہوم اینڈ ٹرائبل آفیئرز ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے لوگوں کو بھی بلائیں، وزیر بلائیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی اکبر ایوب خان۔

جناب عنایت اللہ: بلکہ اس کو Seriously لیں یہ حکومت کی نیک نامی کی بات ہے۔

وزیر بلدیات: جناب چیئرمین میں، ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں عنایت صاحب جس طرح یہ کہہ رہے ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ ہاؤس میں اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کی ایک جوائنٹ کمیٹی بنا دیں یہ واقعی ایک ایشو ہے ہمارے صوبے میں اور اس کو Threadbare discussion کی اس کے اوپر ضرورت ہے اور میں یہ بھی ہاؤس کو بتانا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہدایات دی ہیں کہ Within week ten days ایک لاء اینڈ آرڈر کے اوپر ایک سپیشل کیبنیٹ میٹنگ بھی بلا رہے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب خود بھی اس چیز کا ان کو تدارک ہے کہ اس چیز کو ہم نے کسی نہ کسی طریقے سے کنٹرول کرنا ہے۔ میڈم نے جو کہا۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم! میں آپ سے۔۔۔۔

وزیر بلدیات: پلوں کے نیچے منشیات زدہ لوگ جو نظر آتے ہیں، ان کا بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ہدایات دی ہیں کہ مجھے پشاور میں کسی جگہ پر بھی اس قسم کا آدمی نظر نہیں آنا چاہیئے اور ان کے لئے Rehab center کا بھی انہوں نے ہدایات دی ہیں سوشل ویلفیئر والوں کو کہ Rehab center بنیں اور ان کے اندر لوگوں کو داخل کرایا جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ صرف وزیر اعلیٰ کے لئے پشاور Important نہیں ہے، یہاں سے لوگوں کو لے جاتے ہیں اور پھر کہیں جا کر باہر، باہر پتہ نہیں کونسی ،ہری پور میں ایبٹ آباد میں جناب سپیکر صاحب-----

جناب مسند نشین: میڈم! آپ کے کوسچین کی طرف آتا ہوں میں-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ چاہتی ہوں کہ اس میں ایسے لوگوں کو جو سنجیدہ لوگ ہوں جو میٹنگ میں آئیں ایسا نہ ہو۔

جناب مسند نشین: میڈم! میں آپ کو بتاتا ہوں۔اس کو ہم کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں اور یہاں سے یہ انسٹرکشنز بھی ہیں۔ (مداخلت) ایک منٹ آپ میری بات سنیں، آپ میری بات سنیں، آپ میری بات سنیں۔ میڈم! آپ میری بات سنیں۔ کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں اس کو اور ایک ہفتے کے اندر اندر کمیٹی اپنی میٹنگ بلائے اور اس میں جو ہے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کمیٹی میں وہ لوگ نہیں آتے۔

جناب مسند نشین: میں کہہ رہا ہوں کہ انسٹرکشنز جا رہی ہیں یہاں سے کہ ایک ہفتے کے اندر جو ہے کمیٹی کی میٹنگ بلائی جائے اور اس میں جو آپ Subcommittee بناتے ہیں یا جو بناتے ہیں، اس میں اس مسئلے کا حل نکالیں یہ بہت ضروری ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پہلے بھی بھیجا تھا ایسا کمیٹی کو اور اس پر ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب مسند نشین: میڈم! میں نے کہا کہ انسٹرکشنز جا رہی ہیں، اگر نہیں جا رہی ہیں تو آپ پریولج لائیں، اس کے خلاف پریولج لائیں۔ کوسچین نمبر 9295-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: د هغې آته میاشتې اوشولې چې هغه کمیټۍ نه ده راغوښتلې شوې۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Question No. 9295 may be referred to the concerned Committee-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! کمیٹی کو، سلیکٹ کمیٹی کو-----

جناب مسند نشین: میڈم! میں نے آپ کو۔آپ نے-----

(قطع کلامی)

Mr. Chairman: Those who are in favour of it may say ‘Yes’-----

(Interruption)

جناب مسند نشین: سلیکٹ کمیٹی بل کے لئے ہوتی ہے جی، سلیکٹ کمیٹی بل کے لئے ہوتی ہے۔ میں نے کہہ دیا میڈم! آپ کو۔ میڈم! میں آپ سے زیادہ سیریس ہوں اس بارے میں، میں آپ سے زیادہ سیریس ہوں اس بارے میں۔ اگر آپ۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: سر!

جناب مسند نشین: جی اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اگر سلیکٹ کمیٹی جس طرح آپ کہہ رہے ہیں کہ Bill کے لئے ہوتی ہیں تو آپ ایک سپیشل کمیٹی ہاؤس کی بنادیں۔

جناب مسند نشین: سپیشل کمیٹی کر لیتے ہیں۔

وزیر بلدیات: Threadbare discussion کے لئے۔

جناب مسند نشین: چلو ٹھیک ہے یہ کر لیتے ہیں۔ میڈم! آپ ایک موشن بنالیں، وہ بنالیں اس کو پھر بعد ہم سپیشل کمیٹی کے حوالے کر دیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیشل کمیٹی میں ثناء اللہ صاحب پیپلز پارٹی سے ہوں، میں بے شک نہ ہوں۔

جناب مسند نشین: بس آپ کر لیں نا ہم کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور اس میں عنایت اللہ صاحب ہوں جو کہ سنجیدہ لوگ ہیں تاکہ سنجیدگی والے لوگ وہاں سے بھی ہوں، میں نہیں چاہتی کہ میں اس کمیٹی میں ہوں۔

جناب مسند نشین: کر لیتے ہیں جی کر لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: آپ نام Suggest کر لیں، آپ نام Suggest کر لیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

9269 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر منصوبہ بندی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مالی سال 2018 سے اب تک ملکی اور غیر ملکی اداروں سے ترقیاتی کاموں کے لئے قرضہ حاصل کیا ہے جس سے ترقیاتی منصوبے شروع کئے گئے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ حکومت نے اپنی پانچ سالہ مدت کے دوران اور موجودہ حکومت نے مالی سال 2018 سے تاحال کتنا قرضہ کن کن ملکی اور غیر ملکی اداروں سے کتنا کتنا قرضہ لیا گیا ہے، اداروں کے نام اور قرضہ لینے کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے۔ مذکورہ قرضہ جن جن منصوبوں پر خرچ کیا گیا، ان ترقیاتی منصوبوں کا نام اور ان کی پراگریس رپورٹ کی تفصیل بھی الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) حکومت نے ملکی اداروں سے ترقیاتی کاموں کے لئے مالی سال 2018 سے اب تک کسی قسم کا قرض نہیں لیا ہے۔ محکمہ خزانہ کا جواب لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

حکومت نے بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے اب تک مختلف منصوبوں کے لئے آسان شرائط پر قرضے لئے ہیں۔ مذکورہ قرضوں کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

نوٹ: درجہ بالا قرضے آسان شرائط پر لئے گئے ہیں جن کی رعایتی مدت 5-6 سال اور ادائیگی کی مدت 20-35 سال کے عرصے پر محیط ہے۔ معاہدات پر صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت مل کر دستخط کرتے ہیں جن میں قرضے کی دستاویز پر وفاقی حکومت اور منصوبے کی دستاویز پر صوبائی حکومت دستخط کرتی ہے۔ درجہ بالا قرضے جن منصوبے کے لئے لئے گئے ہیں ان تمام منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

(ب) پچھلی حکومت کے پانچ سال کے دوران لئے گئے قرضوں کی تفصیل لف ہے۔ موجودہ حکومت کے لئے مالی سال 2018 سے تاحال لئے گئے قرضوں کی تفصیل لف ہے۔ منصوبہ جات کی تفصیل اور پراگریس رپورٹ بھی الگ سے لف ہے۔

(تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

9310 _ جناب بلاول آفریدی: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 کے بعد دہشگردی کی وجہ سے صوبے کے حالات بہت خراب ہوئے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2008 اور اس کے بعد لیویز اور خاصہ دار فورس نے قربانیاں دے کر اس جنگ میں شہید ہوئے ہیں اور اب تک ان کے خاندانوں کو شہداء پیکج نہیں ملا اور اگر ملا ہے تو یہ پولیس فورس کے شہداء پیکج کے برابر ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں! چونکہ لیویز اور خاصہ دار فورس فاٹا کے انضمام سے پہلے وفاق کے تحت کام کرتی تھی، لہذا لیویز اور خاصہ دار فورس کے شہداء کے خاندانوں کو وفاق کی مراسلہ کے مطابق ادائیگیاں کی جاچکی ہیں جو کہ (261) لیویز اور (193) خاصہ داروں پر مشتمل ہیں۔ مزید یہ کہ فاٹا کا صوبے میں انضمام کے بعد یہی معاملات خیبر پختونخوا پولیس کو منتقل کر دیئے گئے ہیں اور صوبائی پولیس آفیسر کو پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔

9242 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کے زیر انتظام ناقابل استعمال (سکریپ) اسلحہ موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2008 سے تاحال محکمہ کے پاس کس کس برانڈ اور کس بور میں کتنی تعداد میں (سکریپ) اسلحہ موجود ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کے زیر انتظام مختلف مال خانوں میں ناقابل استعمال (سکریپ) اسلحہ موجود ہے۔

(ب) اس وقت صوبائی مال خانہ میں ناکارہ اور ناقابل استعمال اسلحہ پڑا ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

100-7.62 بولٹ ایکشن۔

130-44 بور بولٹ ایکشن۔

030-7mm۔

020-8mm۔

010-303 بور۔

016-Stengun Pashpasha۔

030-Antics local made۔

7.62 مختلف پرزہ جات LMG وغیرہ۔

550-Stengun 30 Bore/9mm لوکل ناکارہ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب مسند نشین</u>: 'Leave applications': محب اللہ صاحب آج کے لئے؛ فضل الہیٰ آج کے لئے؛ سردار محمد یوسف آج کے لئے؛ آغاز اکرام اللہ صاحب آج کے لئے؛ سومی فلک ناز آج کے لئے؛ ماریہ فاطمہ آج کے لئے؛ ارشد ایوب خان آج کے لئے؛ قلندر لودھی صاحب آج کے لئے؛ ہشام خان آج کے لئے؛ میاں نثار گل چھ دن کے لئے؛ منور خان صاحب چھ دن کے لئے؛ سید فخر جہان صاحب آج کے لئے؛ سراج الدین صاحب آج کے لئے؛ جمشید خان صاحب آج کے لئے؛ انور حیات خان پانچ دن کے لئے؛ افتخار مشوانی آج کے لئے؛ شاہدہ وحید صاحبہ آج کے لئے؛ بلاول آفریدی آج کے لئے؛ مفتی عبیدالرحمان صاحب آج کے لئے؛ ثمر ہارون بلور صاحبہ آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آج کے لئے اور عاقب اللہ صاحب آج کے لئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: Leave granted.

چلو ٹھیک ہے جی۔ خوشدل خان کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں انہوں نے ریکویسٹ کی ہے۔ جی عنایت خان صاحب!

رسمی کارروائی

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں سپیکر صاحب، آپ کا مشکور ہوں اور آپ کی توجہ بھی چاہوں گا، آپ کی وساطت سے حکومت کے منسٹرز بیٹھے ہیں، میں ایک Burning issue ہے، آج کل سوشل میڈیا پر اپر دیر اور لوئر دیر کے اندر اس پر ڈیبیٹ ہو رہی ہے، میں اس کو اٹھانا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ حکومتی طرف سے مجھے کوئی جواب بھی دے اور Clarification بھی کرے، میں اس کو زیادہ Agitate نہیں کروں گا میں صرف اپنے نالج کے لئے پوچھنا چاہ رہا ہوں۔ کمراٹ جو ہے مجھ سے پہلے بھی ضمنی سوالات میں جیسی بات ہوئی کہ کمراٹ پاکستان کے اندر جو Top tourist destinations ہیں، اس میں شامل ہے۔ عمران خان بھی ادھر گئے، موجودہ حکومت بھی بار بار کہتی رہی کہ ہم اس کو ڈیویلپ کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے اس ہاؤس کے اندر بات کی گئی تھی کہ KITE ایک پراجیکٹ ہے جو World Bank funded ہے، اس پراجیکٹ کی طرف سے کمراٹ اور کالام کو Link کرنے کے لئے ایک ہائی وے بنائی جا رہی ہے جب اس ہائی وے کی Approval کی Initial وہ Conceive کیا جا رہا تھا تو اس وقت عاطف خان منسٹر

تھے اور میں نے یہ بات یہاں پوائنٹ آف آرڈر پہ بھی اٹھائی تھی اور میں نے سوال کے اندر بھی اٹھائی تھی اور میرے ساتھ وہاں کے جو ایم پی اے ہیں جناب ملک بادشاہ صالح صاحب، اس نے بھی Agree کیا تھا کہ اس کوریڈور کو چونکہ کمراٹ اپر دیر کی پراپرٹی ہے اور ظاہر ہے فیوچر کے اندر ایک Top کا Tourist destination بننے والا ہے، اس سے Revenue generate ہو گی تو اس لئے ہم نے کہا تھا کہ آپ جو راستہ بنا رہے ہیں تو وہ راستہ آپ چکیاتن کے ذریعے سے بنائیں، چکیاتن کے ذریعے سے یہ کوریڈور بنائیں۔ چکیاتن وہ جگہ ہے کہ جہاں آپ کا این ایچ اے کا جو روڈ ہے وہ وہاں سے Connect ہوتا ہے، تو ایک تو یہ Clarification کریں کہ جو آج کل اس پر ٹینڈرز بھی لگے ہوئے ہیں، ہمیں بتادیں کہ یہ جو کوریڈور ہے کیا آپ اس کو چکیاتن کے ذریعے سے بنا رہے ہیں اور چکیاتن کے ذریعے سے بنا رہے ہیں اور چکیاتن کمراٹ کالام یہ کوریڈور بنا رہے ہیں، یہ ایک Clarification دے دیں کیونکہ اس پر ایک Resentment موجود ہے، لوگوں کے اندر ایک تشویش موجود ہے اور ظاہر ہے حکومتی ممبران یہ بات نہیں کہہ سکتے ہیں میں ان کی مجبوریوں کو سمجھتا ہوں وہ نہیں کہہ سکتے ہیں مگر ہم تو کہہ سکتے ہیں۔ دوسری جو بات ہے کمراٹ کالام ڈیویلپمنٹ اتھارٹی یا پائپ لائن میں ہے یا بنی ہے اور اس کے ذریعے سے کمراٹ اور کالام کو ایک کیا جا رہا ہے، اس پر بھی ایک تشویش موجود ہے، ایک Resentment موجود ہے اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ Interlink ہیں، Interconnected ہے۔ اس لئے میں بڑے مطلب Positive spirit میں، سچی بات یہ ہے کہ Positive spirit میں یہ بات چاہوں گا کہ حکومت اس کی وضاحت کرے۔ اگر کسی منسٹر صاحب کو آج اس کا پورا علم نہیں ہے وہ ڈیپارٹمنٹ سے بریفنگ لے کر مجھے کل بتادے میں اس پر آج زور نہیں دوں گا کہ خوامخواہ آج ہی اس پر بات کی جائے لیکن بہر حال یہ ایک تشویش کی بات ہے تو اس کی پوری Clarification ہمیں دی جائے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی اکبر ایوب خان۔

جناب عنایت اللہ: اور ہمیں اس بات کی وضاحت دی جائے، ایشورنس دی جائے کہ اس قسم کا کوئی کام نہیں ہوگا۔ میں چاہتا ہوں بادشاہ صالح کو بھی موقع دے دیں، بادشاہ صالح کو بھی موقع دے دیں۔

جناب مسند نشین: بادشاہ صالح صاحب کو موقع دے دیں اس کے بعد۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: ایک ہی بات ہے بار بار۔

ملک بادشاہ صالح: اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی شکریه۔ نن د کمراټ په بابت کښې عنایت الله صاحب چې کوم پوائنټ اوچت کړے دے مونږ دا Appreciate کوؤ او دا توقع هم ساتو چې دوئ څه وائی نو حکومت به په دې باندې عملدرآمد هم کوی او حکومت مونږه سره په دې فلور باندې وعده شوې ده۔ جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو په نوټس کښې دا خبره راولم چې کمراټ چې دے دا د جنوبی ایشیاء د ټولو نه ښائسته ځائې دے، دا په 1936 کښې د British Government وائی مونږه نه دی وئیلی انګریزان وائی چې دا ښائسته ځائې دے، بیا دا زما په حلقه کښې راځی او بیا دغه ځائې چې کوم دے دغلته د ټولو نه د دیارو غټ یو محفوظ ترین جنګلات هم دی، بیا دغلته اووه جهیلونه هم هلته موجود دی، هغې کښې جاز بانډه ده، دا اول دا پروګرام په 2015 کښې دا سروے د کالام نه شوې ده داسې دې طرف ته او بیا په بجټ کښې چې دا ټول پاڅیدل او مونږه دا خبره او قومی طور سټارټ شوه، مونږ سره په دې فلور باندې وعده شوې ده او چیف منسټر صاحب راسره په خپله کړې ده جی او په خپله پاڅیدلې دے او اعلان چیف منسټر صاحب کړے دے، بیا عاطف په خپله تلے دے، په هیلی کاپټر کښې تلے دے د قوم سره نه دے ملاؤ شوې، په زور بیا قوم د هغوی سره کوشش کړے دے دوئ ورسره ملاؤ شوی دی او دا ځایونه ئې کتلی دی او مونږه دا خبرې اؤرو جی او مونږه دا هم غواړو چې د کالام کوم روډ دے دا هم زمونږه روډ دے خو مونږه دا غواړو چې دا به اته میاشتې بند وی، څلور میاشتې به بند وی، کوم روډ چې غونډ کال کهلاؤ دے چې کوم د پاتراک پورې حیدر خان جوړ کړے دے جی هغه هم ایک ارب 85 کروړ روپئ په دې باندې ایک ارب یو څل منظورې شوی وې په تیر شوی بجټ کښې، بیا ئې Revise کړلې نو دا ایک ارب 85 کروړ روپئ فائنل شوے نه دے اولګیا دی په هغې روډ باندې جوړیږی۔ مونږ سره خو دا وعده شوې ده چې په دې میاشت دوه کښې به KITE څوک پراجیکټ دے چې دا به د پاتراک نه واخله کمراټ، د کمراټ نه واخله جاز بانډه د دې نه پس بیا دغه روډ دا کوم چې کالام ته تلے دے دا به جوړیږی جی۔ دا زمونږه قومی مطالبه ده او په دې شی باندې په سوشل میډیا باندې مونږه دا خبرې اؤرو شاید دا به حقیقت نه وی

او که دا حقیقت وی نو زه خو نور څه نشم وئیلې خو که دا خبره حقیقت شوه جی زه خو د دې اسمبلی د ممبرشپ نه استعفیٰ ورکوم، نه به دلته کښینم او بیا مې دلته تعلق هم پاتې نشو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی اکبر ایوب خان۔

<u>ملک بادشاه صالح</u>: او مونږه دا درخواست کوؤ چې په دې باندې مونږ له مکمل یقین دهانی راکړئ ولې چې ټورازم چې ته کامیابوې، که ټورازم کامیابول غواړئ۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی ثناء اللہ! آپ بات کریں۔ ثناء اللہ صاحب کا مائیک کھولیں۔ جی بات کریں آپ، آپ بات کریں ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ثناء اللہ صاحب! ذرا Short بات کریں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: Short خبره کوم جی۔ داسې ده جی چې زمونږه دیر اپر دا زمونږه د ټولو د دواړو دیرونو که لر دیر دے او که بر دیر دے، دا زمونږ سره داسې یو Spot دے چې مونږ دې ټول صوبې ته د دې نه، د سیاحت نه مونږه ټولې صوبې ته فائده ورکولې شو خو بدقسمتئ سره مونږ دا نه وایو چې دا د د سوات سره نه Link کیږی، دا د سوات سره د مخکښې نه Link دے، کمراټ دا باډ گوئی په ذریعه باندې مخکښې Link شوے دے خو جی مونږ دا وایو چې که فرض که زمونږه چې کومه لار ده چې کوم د کمراټ بنیادی لار ده، د دیر د عوامو کومه لار ده، هغه که د کوز دیر ده او که د بر دیر ده، د هغوی یو واحد لار ده هغه پریښودې کیږی او دا د هغې طرف نه Connect کیږی، دا غوږ د دې گس طرف نه د دې طرف نه نیسی مونږه وایو چې مهربانی اوکړئ زمونږه چې کوم مین روډ دے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اکبر ایوب صاحب! آپ جواب دیجیئے، بس ایک ہی بات ہے، وہ ساری ایک ہی بات ہے۔ کون یہ جواب دے گا جی؟ منسٹر موجود ہے؟ ریاض خان کا مائیک کھولیں جی۔

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح عنایت صاحب اور ہمارے معزز اراکین اسمبلی نے جو بات کی ہے کمراٹ کے حوالے سے تو ایک

تو یہ ہے کہ یہ صوبائی حکومت کا ایک پراجیکٹ ہے، ٹورازم پر تو ظاہری بات ہے ہمارے فیڈرل اور پراونشل گورنمنٹ دونوں کی بہت زیادہ Focus ہے اور جس طرح Potential ہے یہاں پر تو Priority پہ یہ ہے کہ اس کو ہم Potential کو جس طرح ہے اس کو ہم نے اجاگر کرنا ہے، تو آپ اس پہ تسلی رکھیں، مطمئن رہیں، ان شاء اللہ کوئی بھی اس طرح کی بات نہیں ہے، پھر بھی میں آپ کو فلور پر یہ بتا دیتا ہوں کہ اس پہ پوری ڈیٹیل میں ڈیپارٹمنٹ سے لے کر ان شاء اللہ کل، جو بھی اجلاس ہے ان شاء اللہ اسی میں آپ کو تفصیل سے اس کے ساتھ جو بھی ہیں بتا دوں گا۔ باقی ایک بات جناب سپیکر صاحب، جس طرح یہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالے سے بات کی ہے کالام اور کمراٹ، وہ تو Already approved ہے، اس میں کوئی دورائے نہیں ہے، وہ تو Already approve ہو چکی ہے، اتھارٹیز ان کی، جو قانون کے مطابق ہے ان شاء اللہ وہ بنتی جائے گی اور ڈیپارٹمنٹ سے پوری تفصیل لے کر ان شاء اللہ وہ بھی آپ کے سامنے ادھر ہی آپ کو بتا دیں گے ان شاء اللہ۔

Mr. Chairman: Call attention ji-----

(Pandemonium)

جناب مسند نشین: جی ریاض خان۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب! جس طرح میں نے آپ کو بتایا کہ ان شاء اللہ ڈیپارٹمنٹ سے پوری ڈیٹیل لے کر ایک ایک چیز پر، ان شاء اللہ اس کو اس اسمبلی کے سامنے ان شاء اللہ رکھ دیں گے اس پر آپ تسلی رکھیں کوئی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: صحیح ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: کوئی بھی اس طرح کی بات جو ہے وہ آپ سے ڈھکی چھپی نہیں ہو گی ان شاء اللہ۔

جناب مسند نشین: میڈم! جلدی جلدی بات کریں کیونکہ میرے اوپر بڑا پریشر ہے کہ ایجنڈے کی طرف جائیں۔ آپ بات بہت لمبی کرتی ہے جی، ذرا جلدی کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں تو بہت Short کرتی ہوں، Shot and see, to the point

جناب مسند نشین: پلیز ذرا جلدی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: بہت شکریہ سپیکر صاحب، میں دو ایشوز پر بات کروں گی۔ ایک یہ کہ 2001-02 میں ایکس سروس مین جو ریٹائرڈ فوجی بھرتی کئے گئے تھے سیکورٹی کے لئے، ان کی بار بار تنخواہیں بند

کی جاتی ہیں، جو غریب مین سیکورٹی کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں، پورے صوبے میں اب دو مہینوں سے اب دوبارہ ان کی تنخواہیں بند ہیں تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ ان کو مستقل کیا جائے، 2001 سے ان کو بھرتی کیا گیا ہیں، بار بار Extension دی جاتی ہے لیکن ان کو مستقل نہیں کیا جاتا، تو میری ریکویسٹ ہو گی حکومت سے کہ ان کو مستقل کیا جائے، وزیر اعلیٰ صاحب نے ان سے وعدہ بھی کیا تھا کہ کر دیتے ہیں لیکن ابھی تک نہیں کیا۔ دوسرا جو میرا آج جو میں نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ احساس پروگرام کے تحت اس کے Criteria کو چینج کیا جا رہا ہے اور اگر کسی کے گھر میں واشنگ مشین ہے یا ریفریجریٹر ہے یا اے سی ہے تو ان کو بھی نکالا جاتا ہے، یہ بہت زیادہ افسوس کی بات ہے، اگر کسی کے گھر میں Main facilities ہیں، اب کسی کے گھر میں واشنگ مشین ہے تو وہ بھی احساس پروگرام سے نکالا جائے گا، کتنے افسوس کی بات ہے، اگر Basic facilities بھی ہم نہیں دیتے، اگر وفاقی منسٹر یہ کہتا ہے کہ کسی کے گھر میں گیزر چلتا ہے تو یہ بھی لگژری میں آتا ہے، تو اب واشنگ مشین بھی لگژری میں آئے گا، تو میرے خیال میں ان چیزوں یہ سوچنا چاہیئے، احساس پروگرام میں ان چیزوں سے ہمیں جو، مرکزی حکومت سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کو Relax کریں، یہ Basic چیزیں ہیں، ان چیزوں کو ہمیں احساس پروگرام سے نکالنا چاہیئے۔ ہم تو پاسپورٹ کی جو سہولت تھی ہمیں تو ان کو بھی نکالنا چاہیئے، تو ان ایشوز کو مرکزی حکومت کے ساتھ ان چیزوں کو اٹھانا چاہیئے اور ان چیزوں کو احساس پروگرام سے نکالنا چاہیئے، تو میری ریکویسٹ ہو گی گورنمنٹ سے کہ وہ ان ایشوز کو ان کے ساتھ وہ کریں اور خاص کر جو ایکس سروس مین کا جو ایشو ہے اس کو Address کریں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی امجد خان۔ جی جی، امجد خان مائیک کھولیں جی۔

<u>جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح محترمہ نے کہا کہ احساس پروگرام میں اگر جس طرح وہ کہہ رہی ہیں کہ اخبار میں آیا ہوا ہے تو میرے خیال میں یہ تو سب کو پتہ ہے کہ اگر بہت غریب بندہ بھی ہے تو اس کے گھر میں اگر اس کا بس چلتا ہے تو واشنگ مشین بھی لیتا ہے اپنی Facilitation کے لئے، Mattress بھی لیتا ہے، اس طرح کی چیزیں، تو ابھی تو اس کے بارے میں ہمیں کوئی کیونکہ اخباری بیان ہے لیکن ہم جو Concerned department ہے اس سے ان شاء اللہ مشاورت کر کے پھر جو ہے نا، اگر اس طرح ہے تو ہم خود بھی نہیں چاہتے کہ اس طرح اگر Basic

facilities ہیں اور اس پر بھی ان لوگوں کو احساس پروگرام سے نکالتے ہیں تو میرے خیال میں یہ زیادتی ہو گی تو ان شاء اللہ ہم خود Fight کریں گے اس کے خلاف۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: Mr. Faisal Zeb Khan, to please move his call attention No. 1455.

جناب فیصل زیب خان: میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ PK-24 ضلع شانگلہ میں مارتونگ سے چکیسر تک روڈ انتہائی خراب حالات میں ہے اور مذکورہ روڈ کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا ہے اور کسی بھی وقت بڑے حادثے کا باعث بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس معزز ایوان کے وساطت سے گزارش ہے کہ مذکورہ روڈ کو جلد از جلد ٹھیک کیا جائے تاکہ اہلیان علاقہ اور عوام کسی بھی حادثے کا شکار نہ ہو اور مذکورہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر، اسی طرح بدقسمتی سے تحصیل چکیسر کے تمام روڈز کا یہی حال ہے، افسوس کی بات یہ ہے کہ کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ اس کو Accept نہیں کر رہا اور کئی کئی بار ان روڈز پر بڑے بڑے حادثے پیش آئے ہیں۔ لہٰذا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ لوگوں کی زندگیوں پر رحم کر کے جلد از جلد ان روڈز کی تعمیرات کی جائے کہ ان لوگوں کا مسئلہ حل ہو سکے۔ مہربانی۔

جناب مسند نشین: جی ریاض خان!

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات): جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ جو کال اٹینشن آیا ہے، یہ اس طرح ہے کہ یہ چودہ کلومیٹر روڈ ہے اور یہ 2014 سے Under construction ہے لیکن یہ ہے، جو فیڈرل گورنمنٹ کا ایک ادارہ ہے ERRA، اس کے Under یہ کام ہو رہا ہے اس پر، تو جب تک یہ کمپلیٹ نہ ہو اور سی اینڈ ڈبلیو کو یہ Handover نہ ہو تو اس پر Maintenance کا کام تو ظاہری بات ہے قانون کے مطابق پھر ڈیپارٹمنٹ کر نہیں سکتا لیکن یہ فرسٹ ٹائم ابھی اس نے مجھے بتایا تھا، پہلے بھی ہم اس پر کر رہے ہیں کہ جو جو روڈز ہیں مختلف آرگنائزیشنز کے پاس یا جو فیڈرل گورنمنٹ ہے کہ اس پر کام تیز کریں، اس کو کمپلیٹ کریں، فنڈنگ کا بھی ایشو ہے لیکن جس طرح ابھی آیا ہے تو ان شاء اللہ اس کو Priority پر لے کے میں ان سے دوبارہ Remind کروں گا۔

جناب مسند نشین: یہ فیصل زیب خان شریف آدمی ہے ان کا مسئلہ جو ہے حل کریں جی۔

جناب فیصل زیب خان: ایک منٹ۔ سپیکر صاحب، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا تو ان کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ ERRA کے پاس ہے لیکن اگر کوئی کام ہو رہا ہوتا تو پھر ہماری کال اٹینشن لانے کا کوئی مقصد ہی نہ ہوتا لیکن کوئی کام نہیں ہو رہا اور سارے روڈز اس وقت ERRA کے پاس ہیں، ڈی سی سے بات کریں تو وہ کہتے ہیں کہ سی اینڈ ڈبلیو سے بات کریں، سی اینڈ ڈبلیو سے کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ERRA کے پاس ہے۔ اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا ہوگا منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: جس طرح سپیکر صاحب، میں نے کہا ہے کہ ان شاء اللہ اس پر جتنا جلد، ہمارے تو روڈز ہیں، ضلع کے ہیں، صوبے کے ہیں، ہم تو Own کر رہے ہیں، اس طرح تو نہیں ہے کہ اس طرح۔۔۔۔

جناب مسند نشین: فیصل زیب خان آپ کے دفتر آئیں گے اور جس جس بندے کو فون کرنا ہے یا جس کو بلانا ہے آپ ان کو وہاں بلائیں۔ ٹھیک ہے جی۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، میں اس کو یہ Surety دے دیتا ہوں کہ ابھی اس نے یہ بات کی ہے ان شاء اللہ Priority پر رکھیں گے ان شاء اللہ اس کے ساتھ بیٹھ کر۔

جناب مسند نشین: صحیح ہے فیصل زیب خان۔ Madam Humaira Khatoon Sahiba MPA, to move her call attention No. 1522 in the House.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے سیکرٹریٹ کے حوالے سے تھوڑی سی آپ سے بات کرنی ہے۔ یہ جو آپ کے سامنے سکرین کے اوپر جو کال اٹینشن آپ کو میری نظر آ رہی ہے، اس کو جمع کئے مجھے آٹھ ماہ ہو چکے تھے اور یہ جو میرے ہاتھ میں کال اٹینشن ہے اس کو سپیکر صاحب نے تین دفعہ سیکرٹریٹ کو بھجوایا ہے فلور پر لانے کے لئے اور یہ کال اٹینشن جو میرے ہاتھ میں ہے، یہ اس وقت Covid-19 کی اس حالت میں گیس کے سلنڈروں کی بڑھتی ہوئی گیس کی قیمتوں میں اضافہ ہے اور یہ جو آپ کے سامنے سکرین کے اوپر جو کال اٹینشن پڑی ہوئی ہے، یہ آٹھ مہینے پہلے میں نے جمع کرائی تھی اور یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ میں کونسی کال اٹینشن پیش کروں؟

جناب مسند نشین: یہ مجھے بتایا گیا کہ آپ کے پاس یہ Covid والا یہ فیڈرل ایشو ہے تو اس کو آپ، فیڈرل سبجیکٹ ہے تو اس لئے انہوں نے Admit نہیں کیا جو ابھی آپ کی یہاں کال اٹینشن آئی ہوئی ہے Kindly اس کو آپ پیش کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: لیکن یہ ایشو تو مجھے تو نہیں لگ رہا کہ یہ کیسے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: چلیں میڈم! اس ایشو کی طرف تو آئیں نا جو آپ کے۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: دیکھیں لوگوں کو گھروں کے اندر گیس سلنڈرز کی ضرورت ہے، میں ویسے ہی اس پر بات کر لیتی ہوں کہ گھروں کے اندر گیس سلنڈر کی گھروں کے اندر ضرورت ہے لیکن گیس سلنڈروں کی قیمتوں میں آٹھ سو فیصد اضافہ ہو چکا ہے، اب یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اب اس پر اس ایوان کے اندر بات بھی نہیں ہو سکتی، یہ عجیب بات ہے۔ میں یہ پیش کر لیتی ہوں جو آپ کو سکرین کے اوپر نظر آ رہا ہے، یہ بھی نہایت ایک اہم ایشو ہے، یہ صرف ایک ایم آر آئی مشین کا ایشو نہیں ہے بلکہ ہمارے سارے گورنمنٹ ہاسپیٹلز کے اندر اس کی بری حالت ہے۔

میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے سب سے بڑے گورنمنٹ لیڈی ریڈنگ ہاسپیٹل میں ایم آر آئی مشین کچھ عرصے سے خراب ہے جس کی وجہ سے صوبہ بھر کے ہسپتالوں سے ریفر ہونے والے ہزاروں مریضوں کو سخت مشکلات درپیش ہیں۔ لیڈی ریڈنگ ہاسپیٹل صوبے کا سب سے بڑا طبی مرکز ہے جہاں صوبہ بھر کے علاوہ ملک کے دیگر اضلاع اور برادر ہمسایہ ملک افغانستان سے بھی ریفر مریض ہزاروں کی تعداد میں اس لئے آتے ہیں کہ یہاں پر جدید طبی اور معیاری تشخیصی سہولیات میسر ہوں گی لیکن بد قسمتی سے لیڈی ریڈنگ ہاسپیٹل کا ایم آر آئی مشین خراب ہے، اکثر مریضوں کو ہاسپیٹل سے باہر ٹیسٹ کے لئے بھیجا جاتا ہے جس کی وجہ سے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے مریض سخت مشکلات سے دوچار ہیں۔ حکومت لیڈی ریڈنگ میں ایم آر آئی مشین جلد از جلد ٹھیک کرنے اور عوامی شکایات کے ازالے کے لئے فوری اقدامات اٹھائیں تاکہ عوام میں اس حوالے سے پائی جانی والی تشویش ختم ہو سکے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: جی ڈاکٹر صاحب!

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح میڈم نے کہا کہ یہ بہت مہینے پہلے میں نے ٹیبل کیا ہوا تھا لیکن ابھی ٹیبل ہوا ہے، تو ابھی ان کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو جواب آیا ہے، اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ایم آر آئی مشین ایل آر ایچ کا بالکل ٹھیک ہے، چوبیس گھنٹے فعال ہے، یعنی فنکشنل ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ایک یہ ہوتا ہے کہ تین مہینے بعد جو ایم آر آئی مشین ہوتی ہے، اس کی Maintenance ہوتی ہے، تین دن کیلئے اس کو Maintenance کیلئے بند کیا جاتا ہے، تو وہ تھوڑا سا اس

میں مسئلہ آتا ہے لیکن میرے خیال میں انہوں نے خود Admit کیا ہے کہ ابھی یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے، اگر اور کچھ یہ پوچھنا چاہتی ہیں تو میں جواب دے دوں گا ان شاء اللہ۔

Mr. Chairman: Item No. 3-----

(Interruption)

جناب مسند نشین: اس کے بعد لے لیتے ہیں جی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ٹرسٹ مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Abdul Karim (Special Assistant to CM on Industries): Thank you Mr. Speaker. On behalf of Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021 may be taken in the House for consideration.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی جی۔

جناب عنایت اللہ: میں صرف اتنا جناب وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اس لاء کا Gist ہمیں بتا دیں کہ اس کا Basic intend کیا ہے۔ اس امنڈمنٹ سے وہ کس چیز میں امنڈمنٹ چاہتے ہیں اور کیا وہ مقاصد اس سے حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم جب اس کو پڑھ رہے ہیں تو ہم نتیجے پر میں نہیں پہنچ رہا ہوں کہ کیا اس میں Gist ہے اور منسٹر صاحب اور حکومت اس امنڈمنٹ سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو اگر منسٹر صاحب تھوڑی بہت وضاحت کریں تو ظاہر ہے Clarification ہو جائے گی، ہم اس پر آگے زور نہیں دیں گے۔ لطف الرحمان صاحب بھی شاید یہی بات کر رہے ہیں۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب سپیکر، میں تو پہلے بھی یہاں فلور آف دی ہاؤس پر کئی دفعہ اس حوالے سے بات کر چکا ہوں کہ ہمارے جو بھی بلز اسمبلی میں آتے ہیں، وہ کمیٹی میں تو جاتے نہیں ہیں اور ان کے مقاصد کا کسی کو پتہ نہیں چلتا، نہ ایم پی ایز کو پتہ چلتا ہے نہ ہی اگر حکومتی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے

ممبران ہیں، تمام ممبران کو، اکثریتی ممبران کو پتہ نہیں ہوتا کہ ہم کس بل کو کیسے پاس کر رہے ہیں، کن مقاصد کے لئے اور اس کا مقصد کیا ہوگا، قوم کو اس کا فائدہ ہے یا نقصان ہے؟ تو میری تو پہلے دن سے یہ ریکویسٹ ہے کہ چلو اگر رولز آف بزنس میں Changing نہیں ہوئی تو کم از کم آپ اسمبلی سے کمیٹی میں تو ایک بل لے جا سکتے ہو، اس میں ڈسکشن تو ہو سکتی ہے کہ آخر ہم یہ بل کیوں پاس کر رہے ہیں، اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اچھا جناب سپیکر، یہ بل میں نے بھی پڑھا ہے، جیسے عنایت خان صاحب نے کہا ہے اور صحیح انہوں نے فرمایا کہ اس بل سے کوئی پتہ نہیں چل رہا کہ مقصد کیا ہے اور مخصوص ٹرسٹ کا کیا مطلب ہے، امنڈمنٹ سے حکومت چاہتی کیا ہے، اس کے پیچھے مقاصد کیا ہیں، کن وجوہات کی بنیاد پر یہ امنڈمنٹ چاہتی ہے جناب سپیکر، یہ پوری اس میں تبدیلی لائی جا رہی ہے این جی اوز کے حوالے سے، تو ہم یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور تھوڑا سا اسمبلی کو بھی پتہ چلے گا کہ آخر اس کے پیچھے مقاصد کیا ہیں اور اس بل کا مقصد کیا ہے اور ذرا تھوڑا سا ہمیں سمجھا یا بھی جائے کیونکہ اس سے تو سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ اس میں مقصد کیا ہے حکومت کا؟

<u>جناب مسند نشین</u>: جی کریم خان صاحب۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب مسند نشین</u>: جی نعیمہ کشور صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، بالکل یہی حال ہے وقف املاک بل بھی آیا ایک دن آیا اور Next day اس کو پاس کیا گیا، میں یہاں پہ اس پہ اٹھی میں نے اس پہ احتجاج بھی کیا لیکن ہمیں نہیں سنا گیا اور نہ ہمیں وہ جو لیگل دو دن کا ٹائم ہے نہ وہ ہمیں دیا گیا اور ایک دن لایا گیا اور دوسرے دن اس کو پاس کیا گیا۔ یہ بل بھی میں تقریباً چار دن سے پڑھ رہی ہوں لیکن اس کے مجھے مقاصد سمجھ نہیں آئی، جو مجھے سمجھ آیا ہے وہ تو میں بیان نہیں کروں گی کہ کیا اس کا مقصد ہے، کہاں سے آیا ہے، کیوں لایا گیا ہے لیکن ہمیں منسٹر صاحب بتادیں کہ کس لئے یہ لایا گیا ہے، کیا ان کے مقاصد ہیں اور کیوں یہ اس کو وہ لا رہے ہیں؟

<u>جناب مسند نشین</u>: جی منسٹر صاحب Respond کریں آپ، جی کریم خان صاحب۔

<u>جناب عبدالکریم خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت)</u>: جی جناب سپیکر، اس میں جو امنڈمنٹس آئی ہیں تو "the natural person" کی جگہ ڈیپارٹمنٹ نے Propose نے کیا ہے

Legal wording ،"any person", any person means ہے اس کی، اس کے ساتھ ساتھ اس میں پہلے یہ Provision آئی تھی کہ کوئی "specialized trusts" کو اس میں Introduce کیا گیا ہے جس میں "collective incestment vehicles, private funds, pension funds, real estates" یہ اس میں اس کو جگہ دی گئی ہے اور دوسرا جو۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! یہ ہم نے پڑھا ہے سر۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت: جی جی، اور جو جو Anti-money laundering Bill جو ہے اس کے، اس کو، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما هم دا خیال دے چې دا خو مونږ دلته لیجسلیشن کوؤ او نن سبا خو زمونږه او ستاسو د ټولو په نالج کښې ده چې دا د ټرسټ په حواله، د این جی اوز په حواله یا دا څومره Fund raising چې کیږی جناب سپیکر، د هغې په حواله باندې ډیر لوئې تشویش دے په ټول ملک کښې، د هغې په حواله جناب سپیکر صاحب، هغه ډیر زیات تشویش دے او هسې هم که دا نه وی هم نو جناب سپیکر، زما نه دے خیال چې د لیجسلیشن دا طریقه پکار ده۔ پکار دا ده چې دا ټول هاؤس Inform شی، دا آګاه شی څنګه چې سوالونه پورته شو چې د دې اغراض څه دی، د دې مقاصد څه دی، زما صوبې ته به ئې فائده څه وی،آیا د دې ضرورت ولې راغې؟ جناب سپیکر، مونږ خو حقیقت دا دے چې بیا سحر اخباراتو ته اوګورو او دا کوم لیجسلیشن چې په کومه طریقه کیږی جناب سپیکر، زمونږ دا ریکویسټ به وی حکومت ته هم چې بې شکه دا د لاړ شی کمیټئ ته یا سلیکټ کمیټئ ته د لاړ شی چې هلته ډیر زیات Threadbare discussion په دې اوشی لکه دا خو بیا، مونږ شک نه کوؤ خو زمونږ شک په یقین کښې بدل شی چې دا د قام او د صوبې وسائل دا د دې شمارې د زیاتی په وجه باندې او دلته خو مونږ Conflict of Interest Bill هم پاس کړے دے جناب سپیکر، زه دا ګنړم چې دا بیا ټول څیزونه

داسې دی، ډیر ښیزونه داسې دی چې دا زمونږ د خپل لیجسلیشن سره متصادم دی جناب سپیکر، نو زمونږ خو دا ریکویسټ دے تاسو په خپله هم اوکتل چې د حکومت د طرف نه هاؤس بریف کیدې هم نشی چې هاؤس بریف کړی چې د دې مقصد څه دے، د دې ضرورت ولې دے، د دې به فائده څه وی جناب سپیکر؟

<u>جناب مسند نشین</u>: Sitting جو ہے جی عصر Prayer کے لئے بیس منٹ کے لئے Adjourn کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>Mr. Chairman</u>: Clauses 1 to 5 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 to 5 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سپیکر صاحب! کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کاؤنٹ کر لیں، صحیح ہے کاؤنٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب مسند نشین</u>: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>جناب مسند نشین</u>: کاؤنٹ کر لیں ذرا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Mr. Chairman</u>: The sitting is adjourned for ten minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی کچھ دیر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>Mr. Chairman</u>: Amendment in Clause 6 of the Bill, Miss Nighat Orakzai Sahiba.

آپ اپنی امنڈمنٹ پیش کریں جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! امنڈمنٹ اس وقت پیش ہوتی ہے دیکھیں جب۔۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ اپنی امنڈمنٹ پلیز پیش کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! پلیز دیکھیں یہ ایک august House ہے، یہاں پہ جب کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے تو جب تک آپ اپنا کورم پورا نہیں کریں گے تب۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: پلیز یہ لاسٹ ہے آپ اپنی امنڈمنٹ پیش کریں پلیز، امنڈمنٹ پلیز جی پیش۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہیں سر، امنڈمنٹ کیسے پیش کروں میں؟ Drop کر دیں یہ تو حال ہے اس گورنمنٹ کا، آپ لوگ اپنا اجلاس بلاتے ہیں اور آپ کے اپنے لوگ جو ہیں تو وہ پورے نہیں ہوتے ہیں تو یہ کیا بات ہے جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Chairman</u>: Amendment dropped, now the question before the House is that the original Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: The 'Ayes' have it. Original Clause 6 stands part of the Bill. Clauses 7 & 8 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 7 & 8 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 7 & 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Chairman</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 7 & 8 stand part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ٹرسٹ مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Chairman</u>: 'Passage Stage': Item No. 09 'Passage Stage': The Special Assistant, to Chief Minister for Industries, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

<u>Mr. Abdul Karim (Special Assistant to CM on Industries)</u>: I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

<u>Mr. Chairman</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Trust (Amendment) Bill, 2021 may be passed?

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Chairman: The sitting is adjourned for indefinite period of time.

(اجلاس غیر متعین شدہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)